



## سوال

(1232) عقیدتہ کے احکام

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

- (1) میرا ایک بیٹا اور بیٹی ہے، مگر ان کی ولادت کے مواقع پر مجھے اس قدر گنجائش نہ تھی کہ ان کے عقیدتہ کرتا۔ اب وہ بڑے ہو گئے ہیں یعنی 19 سال اور 16 سال کے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ عقیدتہ کر سکتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی قربت اور رضا چاہتا ہوں، تاکہ ہمارے تمام احوال کی اصلاح اور ان میں خیر ہو۔ یا اب یہ ہم سے ساقط ہو چکا ہے؟
- (2) اگر اسلامی کمیٹیوں اور کتبچے بطور صدقہ تقسیم کیے جائیں اور بچوں کی طرف سے تقسیم کیے جائیں تو کیا اس کا فائدہ ہوگا؟ بہر حال مجھے اب کیا کرنا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جمہور علماء کے مذہب کے مطابق عقیدتہ سنت ہے۔ اہل ظاہر اور تابعین میں سے حسن بصری رحمہ اللہ اسے واجب کہتے ہیں۔ ان کی دلیل وجوب حضرت سلمان الضبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو بخاری میں تعلیقاً اور مسند احمد اور کتب سنن میں موصولاً بسند صحیح وارد ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَعَ النَّوَامِ عَقِيدَةٌ فَأَنْهَرِ لِقَوَا عَنَّهُ دَنَا، وَأَمِيطُوا عَنَّهُ الْأَذَى) (صحیح بخاری، کتاب العقیدتہ، باب ما طلع الاذی عن الصبی فی العقیدتہ، حدیث: 5471 و سنن ابی داؤد، کتاب العقیدتہ، حدیث: 2839 و سنن الترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، حدیث: 1515 و سنن ابن ماجہ، کتاب الذبائح، باب العقیدتہ، حدیث: 3164۔)

”لڑکے کی طرف سے عقیدتہ ہے، اس کی طرف سے خون بہا اور اس سے میل کچیل (بال) دور کر۔“

”اہرق“ صیغہ امر، وجوب کا تقاضا کرتا ہے۔“

لیسے ہی صحیح بخاری، کتب سنن اور مسند احمد میں ہے، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر بچہ اپنے عقیدتہ کے ساتھ گروی ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر موٹا جائے۔“ (صحیح بخاری، کتاب العقیدتہ، باب ما طلع الاذی عن الصبی فی العقیدتہ، حدیث: 5472 و سنن الترمذی، کتاب الاضاحی، باب من العقیدتہ، حدیث: 1522 و مسند احمد بن حنبل: 17/5، حدیث: 20201۔)

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اگر بچے کی طرف سے عقیدتہ نہ کیا جائے اور وہ فوت ہو جائے تو وہ اپنے ماں باپ کے حق میں سفارش نہیں کر سکے گا۔ بعض علمائی نے کہا ہے کہ ”ہر بچہ



عقیدہ کے ساتھ گروہی ہے۔ "کے معنی یہ ہیں کہ جب تک اس کی طرف سے جانور ذبح نہ کر لیا جائے اس کا نام نہ رکھا جائے اور نہ اس کا سر مونڈا جائے اور ذبح کرتے ہوئے یوں کہا جائے:

(بذہ عقیدہ: فلان باسم اللہ، اللهم منك ولك اللہ اکبر)

"یہ فلاں کا عقیدہ ہے، اللہ کے نام سے، اے اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے ہی حضور پیش ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔"

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عقیدہ سنت مستحبہ ہے اور واجب نہیں۔ اور یہ مذہب ہی درست ہے۔ مسند احمد اور ابوداؤد میں بسند حسن، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدہ کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: "اللہ تعالیٰ کو تمہارا عقوق (نافرمان اور عصیان) ناپسند ہے صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اس بارے میں نہیں بلکہ اس بارے میں معلوم کرنا چاہ رہے ہیں کہ ہمارے ہاں کسی بچے کی ولادت ہوتی ہے تو فرمایا: جو لپٹنے کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے اسے کر دینی چاہئے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہوں ایک عیسیٰ، اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔" (سنن ابی داؤد، کتاب العقیدہ، حدیث: 2842 و سنن النسائی، کتاب العقیدہ، حدیث: 4212 و مسند احمد بن حنبل: 182/2، حدیث: 6713-)

الغرض عقیدہ مستحب عمل ہے۔

اور غور کیا جائے کہ یہ عمل "غلام اور جاریہ" کے لیے ہے (یعنی لڑکا اور لڑکی، جو بالغ نہ ہوئے ہوں انہیں عربی میں غلام اور جاریہ کہتے ہیں)۔ یہ عمل بلوغت سے پہلے تک کے ساتھ مقید ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ "ساتویں دن ذبح کیا جائے۔" یہ وقت تعین کے لیے نہیں ہے بلکہ اختیار اور ترجیح کے لیے ہے۔ اور اگر اس کے بعد بلوغت سے پہلے کر دیا جائے تو جائز ہے۔ بچہ جب بالغ ہو جائے تو مخاطب سے یہ ساقط ہو جائے گا۔ بعد میں بچے اپنی طرف سے کریں تو جائز ہے۔ لیکن احادیث میں یہ حکم "غلام اور جاریہ" کے لیے ہے۔ بڑے بالغ کا اپنی طرف سے عقیدہ کرنا محتاج دلیل ہے۔ اور وہ روایت جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیدہ کیا تھا، وہ ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اشاعت علم کے لیے اسلامی کیسٹیں اور کتابچے خرید کر بطور صدقہ ان لوگوں کو دینا جو انہیں خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے ایک نفع آور عمل ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 870

محدث فتویٰ